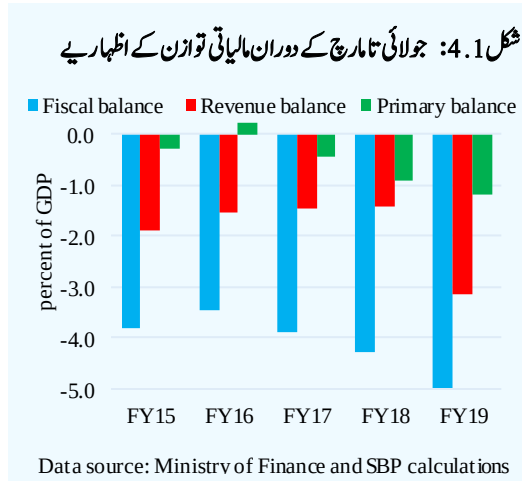


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مالیاتی اظہاریوں میں خاصی ابتری آئی۔ خاص طور پر تیسری سہ ماہی میں جاریہ اخراجات میں بڑی توسیع اور محاصل کی وصولی میں جمود سے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے مجموعی مالیاتی خسارے میں 2.3 فیصدی درجے کا اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بجٹ خسارہ بڑھ کر خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کا 5.0 فیصد ہو گیا جو تاریخ کی بلند ترین سطح ہے (شکل 4.1)۔ اس مدت میں محصولاتی توازن اور بنیادی توازن میں بھی ابتری آئی۔

سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں بھاری کمی کے باوجود تخمینے سے زائد سودی ادائیگیوں اور سلامتی سے متعلق اخراجات کے بڑے حصے کے ساتھ جاریہ اخراجات میں وسیع البنیاد توسیع مجموعی مالیاتی استحکام کے لیے سازگار نہیں ہے۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاریہ اخراجات میں اضافے کی رفتار مزید بڑھی اور مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں 1814.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں 1530.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں جاریہ اخراجات مجموعی بنیاد پر بڑھ کر 4798.4 ارب روپے ہو گئے، جو جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں درج کردہ جاریہ اخراجات سے 17.7 فیصد بلند ہے۔

معاشی سرگرمی بالخصوص صنعتی شعبے میں کمی اور ٹیلی فون پر ٹیکسوں کی بندش، تنخواہوں پر ٹیکسوں میں ترامیم اور پیٹرولیم مصنوعات پر پست سیلز ٹیکس جیسے اقدامات سے ٹیکس محاصل کی وصولی میں نموکم رہی۔ تاہم، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور بلند ریگولیٹری ڈیوٹیوں کی وجہ سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) اور کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں دوہندسی نمود درج کی گئی۔ نان ٹیکس محاصل میں بڑی کمی، جس کی

پاکستانی معیشت کی کیفیت

وجہ بنیادی طور پر اساسی اثر اور ٹیکس محاصل میں سست روی تھی، سے محاصل تاجی ڈی پی کی شرح جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے 10.3 فیصد سے کم ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں 9.3 فیصد ہو گئی (جدول 4.1)۔ مالی سال 14ء سے اب تک یہ محاصل تاجی ڈی پی کی پست ترین شرح ہے۔¹

مالکاری کی اضافی ضروریات کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں سرکاری قرضہ بڑھ گیا، اور جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں بیرونی قرضہ اور ملکی قرضہ دونوں ہی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ بیرونی قرضے میں اضافے کی بڑی وجہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی تھی کیونکہ مالکاری جز تقریباً گزشتہ برس کی ہی سطح پر رہا (جدول 4.2)۔ چونکہ بیرونی ذرائع سے ملنے والے نئے قرضے ناکافی تھے اس لیے حکومت کو ملکی ذرائع پر انحصار کرنا پڑا جس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت میں ملکی قرضے تیزی سے بڑھ گئے۔ بیشتر ملکی قرضے مرکزی بینک کے قرض پر مشتمل تھے، کیونکہ مستقبل میں بلند سودی شرح کی توقعات کی وجہ سے کمرشل بینک حالیہ شرحوں پر حکومت کو قرضہ دینے میں متذبذب تھے۔ ملکی قرضے کی حالیہ ہیئت ترکیبی قرضے کے بہتر انتظام کی حکمت عملی کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے تاکہ قلیل مدتی قرض کی نوعیت بندی اور اجرائے ثانی کے خطرات

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے اور فیصد				
نمبر	حقیقی	م 18ء	م 19ء	م 19ء
الف۔ کل محاصل	3,582.4	3,583.7	13.9	0.0
ٹیکس محاصل	3,076.2	3,162.1	14.2	2.8
غیر ٹیکس محاصل	506.2	421.6	12.2	-16.7
ب۔ کل اخراجات	5077.9	5482.5	16.0	8.0
جاریہ	4,075.4	4798.4	13.0	17.7
سودی ادائیگیاں	1,172.8	1459.2	7.2	24.4
دفاع	623.8	774.7	16.5	24.2
ترقیاتی	993.3	655.9	23.6	-34.0
خالص قرض گاری	9.2	28.3	-126.8	208.0
ج۔ شماریاتی فرق	-14.6	23.7	-265.6	-262.3
مالیاتی توازن (الف-ب-ج)	-1480.9	-1922.5		
محاصل کا توازن	-493.0	-1214.6		
ابتدائی توازن	-308.1	-463.3		
مالکاری	1,480.9	1922.5		
بیرونی ذرائع	524.3	524.5		
ملکی ذرائع	956.6	1398.0		
بینک	813.5	787.7		
نان بینک	143.1	610.4		
جھکاری	-	-		
جی ڈی پی کا فیصد				
کل محاصل	10.3	9.3		
ٹیکس محاصل	8.9	8.2		
غیر ٹیکس محاصل	1.5	1.1		
کل اخراجات	14.6	14.3		
جاریہ	11.8	12.4		
ترقیاتی	2.9	1.7		

شماریاتی تفرق شامل نہیں ہے

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

¹ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران نان ٹیکس محاصل میں 16.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 12.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 18ء میں ہونے والے اضافے کی وجہ بڑی حد تک صوبائی نان ٹیکس محاصل میں اضافہ — پن بجلی کے منافع کی صوبوں کو منتقلی تھی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

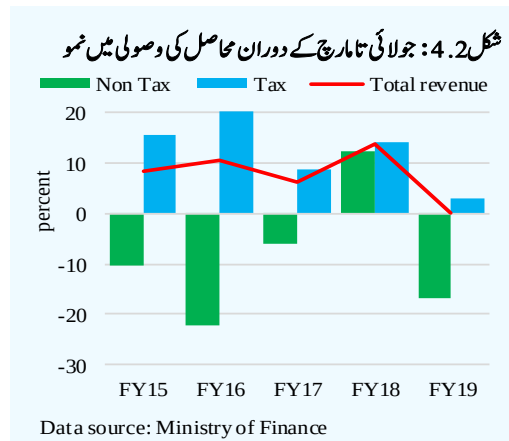
سے احتراز برتا جاسکے۔ مزید یہ کہ مرکزی بینک سے قرض میں نمایاں اضافہ معیشت کے لیے سازگار نہیں ہے کیونکہ اس میں مہنگائی کے دباؤ کا خطرہ مضمر ہے۔

جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس کے عاملین (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

ہدف م س 19ء	م س 18ء	م س 19ء	مطلق تبدیلی	م س 18ء	م س 19ء	مقیصد میں
بلا واسطہ ٹیکس	1,727.0	1,001.4	993.2	-8.2	12.2	-0.8
بالواسطہ ٹیکس	2,671.0	1,626.4	1,709.1	82.7	18.9	5.1
کسٹم ڈیوٹی	735.0	428.4	506.5	78.1	24.8	18.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	266.0	144.3	162.9	18.6	13.5	12.9
سیلز ٹیکس	1,670.0	1,053.7	1,039.7	-14.0	17.4	-1.3
مجموعی ٹیکس	4,398.0	2,627.8	2,702.3	74.5	16.2	2.8

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو



4.2 حاصل

نان ٹیکس حاصل میں تیزی سے کمی اور ٹیکس حاصل میں محدود نمو کی وجہ سے حاصل کی مجموعی وصولی تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہی (شکل 4.2)۔ ٹیکس اساس میں اضافے کے لیے ٹیکس حکام کے مختلف اقدامات کے باوجود ٹیکسوں کی وصولی تقریباً جا بجا رہی۔ ٹیکس حاصل کی نمو جی ڈی پی کی نامیہ نمو سے کم ہونے کے پیش نظر حاصل کی وصولیوں کو مہمیز کرنے کے لیے مزید سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔²

ایف بی آر ٹیکس

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ایف بی آر ٹیکسوں کی وصولی میں صرف 2.8 فیصد نمو آئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 16.2 فیصد کی دوہندسی نمو ہوئی تھی (جدول 4.2)۔ ایف بی آر ٹیکس وصولیوں میں مجموعی سست روی کی وجہ سے سیلز ٹیکس اور بلا واسطہ ٹیکسوں (بالخصوص ود ہولڈنگ ٹیکسوں) میں کمی کے ساتھ کسٹم ڈیوٹیوں اور ایف ای ڈی کی نمو میں کمی تھی۔

² مالی سال 19ء میں ٹیکس تاجی ڈی پی کی شرح کم ہو کر 8.2 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 18ء میں یہ 8.9 فیصد تھی۔

تیسری سہ ماہی کے اختتام پر سالانہ ہدف کا 61.4 فیصد ایف بی آر ٹیکس جمع کیا جا چکا ہے اس لیے تقریباً 38.6 فیصد آخری سہ ماہی کے لیے بچتا ہے۔ مطلق لحاظ سے چوتھی سہ ماہی میں تقریباً 1700 ارب روپے جمع کرنا ضروری ہیں؛ تاہم تاریخی رجحان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ہدف کا حصول دشوار دکھائی دیتا ہے۔³

کچھ پالیسی اقدامات کے باعث بلا واسطہ ٹیکس میں کمی آئی

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولی میں 37.0 فیصد حصہ رکھنے والے بلا واسطہ ٹیکسوں میں 0.8 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 12.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.3)۔ بلا واسطہ ٹیکسوں میں اس کمی کی وجہ بعض اقدامات ہیں، جیسے موبائل ٹاپ اپس پر ٹیکس کی معطلی، تنخواہوں پر انکم ٹیکس کے نظام میں ترامیم، منافع منقسمہ پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں تخفیف اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں کمی۔

جدول 4.3 بلا واسطہ ٹیکسوں میں تبدیلی کے عاملین (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے؛ نمو فیصد میں				
مالی سال 19ء میں تبدیلیاں	جولائی تا مارچ		مالی سال 19ء میں تبدیلیاں	
	مطلق	فیصد	م 18ء	م 19ء
الف۔ ود ہولڈنگ ٹیکس	-8.7	-65.2	749.7	684.5
جس میں				
ٹیلیفون / موبائل	-86.1	-32.7	38.0	5.3
تنخواہیں	-43.8	-41.7	95.2	53.5
محاندے	-15.3	-29.8	194.6	164.8
درآمدات	5.3	8.4	159.8	168.2
ٹیکسوں کے سود اور تسکات	27.5	9.5	34.5	44.0
ب۔ رضاکارانہ ادائیگیاں	14.3	34.3	240.0	274.3
ج۔ عند الطلب وصولی	8.6	5.9	68.4	74.4
د۔ متفرق	-50.0	-2.0	4.0	2.0
مجموعی انکم ٹیکس (الف + ب + ج + د)	-2.5	-26.9	1062.1	1035.2
خالص بلا واسطہ ٹیکس	-0.8	-8.2	1001.4	993.2

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بلا واسطہ ٹیکسوں کو بڑا دھچکا ود ہولڈنگ ٹیکسوں (بلا واسطہ ٹیکس کے سب سے بڑے حصہ دار) کی مد میں لگا، جن میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 8.7 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 16.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مجموعی ود ہولڈنگ ٹیکسوں میں کمی کا نصف ٹیلی فون / موبائلز کے زمرے سے آیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ٹیلی فون سے ہونے والی وصولی صرف 5.3 ارب روپے تھی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 38.0 ارب روپے وصول کیے گئے تھے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے موبائل فون ٹاپ اپس پر ٹیکسوں کی معطلی کے باعث ٹیلی فون / موبائل فونز کی جانب سے پست وصولی حیران کن نہیں تھی۔

³ چوتھی سہ ماہی کی اوسط وصولی 964.8 ارب روپے اور گذشتہ پانچ برسوں کے دوران زیادہ سے زیادہ 1214.2 ارب روپے ہے۔

تنخواہوں پر ٹیکس کی وصولی بھی گزشتہ برس کی نسبت کافی پست رہی۔ مطلق لحاظ سے زیر جائزہ مدت میں تنخواہوں پر ٹیکس میں 41.7 ارب روپے کی آئی جس کی بڑی وجہ اکم ٹیکس کے تمام مدارج (slabs) میں تبدیلیاں تھیں۔ معاہدات سے وصولیاں بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں پست تھیں جن کی بڑی وجہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں تخفیف تھی۔⁴ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیوں میں 34.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔⁵ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مالی سال 18ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیاں اوسط سے کافی پست رہی تھیں۔⁶ عند الطلب وصولی میں 5.9 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ معمولی کمی بظاہر مالی سال 19ء کے دوران ٹیکس گوشواروں کی ای فائلنگ کی مقررہ میعاد میں توسیع کا نتیجہ ہے۔ ویسے مقررہ میعاد عموماً مالیاتی سال کی دوسری سہ ماہی تک ہوتی ہے تاہم مالی سال 19ء کے دوران اس کی میعاد مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی تک بڑھادی گئی۔

صنعتی شعبے کی سست روی کی وجہ سے بالواسطہ ٹیکسوں کی پست وصولی

جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی 18.9 فیصد نمو کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران محض 5.1 فیصد نمو ہوئی۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے تجزیہ شدہ اعداد و شمار جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سیلز ٹیکس میں 1.3 فیصد کمی ظاہر کر رہے ہیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 17.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ سیلز ٹیکس کے دونوں زمروں یعنی ملکی اور درآمدی، میں منفی نمود درج کی گئی۔ پست صنعتی نمو، مجموعی معاشی سرگرمی میں اعتماد اور کم درآمدی طلب کے نتیجے میں سیلز ٹیکس میں کمی آئی۔

سیلز ٹیکس میں بڑی کمی پیٹرولیم مصنوعات کے زمرے میں آئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بعض پیٹرولیم مصنوعات پر پست ٹیکس شرحیں اور پست درآمدی حجم ٹیکس کی وصولی میں کمی کی بنیادی وجوہات ہیں۔⁷ اسی طرح، زیر جائزہ مدت کے دوران محدود ملکی طلب اور پست درآمدی حجم کے باعث لوہے اور فولادی مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی آئی۔⁸ فروخت کے پست حجم کی وجہ سے سینٹ پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں بھی کمی درج کی گئی۔⁹

⁴ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کا حجم مالی سال 18ء کے 931.4 ارب روپے کے مقابلے میں مالی سال 19ء میں 562.3 ارب روپے تھا۔

⁵ رضا کارانہ ادائیگیاں PAYE (ملاؤ اور ادا کرو) کے اصول پر خود جائزہ کردہ متوقع آمدنی کی بنیاد پر منافع کی ادائیگیوں اور پیشگی ٹیکس ادائیگیوں پر مشتمل ہیں۔

⁶ بنیادی طور پر کارپوریٹ ٹیکس ریٹ اور بینکوں کی پست نفع آوری کی وجہ سے مالی سال 18ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیوں میں کمی آئی۔

⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم کم ہو کر 7.5 ملین میٹرک ٹن ہو گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 11.1 ملین میٹرک ٹن تھا۔

⁸ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران لوہے اور فولاد کا درآمدی حجم کم ہو کر 2.3 ملین میٹرک ٹن ہو گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.8 ملین تھا۔

⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سینٹ کی فروخت میں 0.5 فیصد کمی آئی (ماخذ: اے پی سی ایم اے)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں دو ہندسی نمو درج کی گئی

پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کرنے اور ایکسائز ڈیوٹیوں میں اضافے کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران کسٹم اور ایکسائز کی وصولی میں دو ہندسی نمو ہوئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ایف ای ڈی اور کسٹم ڈیوٹی میں بالترتیب 12.9 فیصد اور 18.2 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی۔ جیسا کہ دوسری سہ ماہی رپورٹ میں واضح کیا گیا تھا، اگرچہ درآمدی حجم کی نمو میں سست روی آئی تاہم روپے کی قدر میں کمی سے ملحوظ قدر نمو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ ماسوا گاڑیاں، دیگر اہم

جدول 4.4: ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی میں تبدیلی کے حاملین (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے اور فیصد				
م	س 18ء	س 19ء	مطلق تبدیلی	مو
کسٹم ڈیوٹی				
گاڑیاں	70.3	66.1	-4.2	-6.0
معدنی ایندھن، تیل و دیگر مصنوعات	46.9	59.2	12.3	26.2
لوہا اور فولاد	30.3	35.5	5.2	17.2
م	428.4	506.5	78.1	18.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی				
سگریٹ اور تمباکو	41.9	58.2	16.3	38.9
سینٹ	38.5	42.6	4.2	10.9
تمام خدمات	32.4	30.7	-1.7	-5.2
مشروبات اور گاڑیوں کے مشروبات	13.6	13.8	0.2	1.5
م	144.3	162.9	18.7	12.9
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو				

زمروں جیسے لوہا اور فولاد، اور برقی مشینری و آلات پر کسٹم وصولی میں زیر جائزہ مدت کے دوران نمایاں اضافہ ہوا (جدول 4.4)۔ ایف ای ڈی وصولی میں 18.7 ارب روپے اضافہ ہوا جس میں سے 16.3 ارب روپے سگریٹوں پر وصول کیے گئے جس کی بڑی وجہ مقامی طور پر تیار کیے گئے سگریٹوں پر ایف ای ڈی میں اضافہ تھا۔¹⁰

نان ٹیکس محاصل

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران نان ٹیکس محاصل کی نمو پست رہی جبکہ گذشتہ برس بیشتر زمروں میں بلند وصولی ہوئی تھی (جدول 4.5)۔ اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی اور صوبوں کو آبی (ہائیڈل) منافع کی منتقلی میں تاخیر سے نان ٹیکس محاصل کو بڑا دھچکا پہنچا۔ دفاع، پاسپورٹ اور دیگر فیس، تیل اور گیس پر رائلٹی میں اضافہ اور خام تیل پر ونڈ فال لیوی اس کی کاثر زائل کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔

جدول 4.5: نان ٹیکس محاصل (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے اور نمو فیصد میں				
م	س 18ء	س 19ء	مو	مو
مارک اپ	21.7	14.4	-33.8	-4.2
منافع منقسمہ	33.6	32.2	-1.4	-4.2
ڈاکٹرنے / پی ٹی اے سے حاصل شدہ منافع	8.8	16.2	83.9	8.8
اسٹیٹ بینک کا منافع	143.2	138.2	-3.5	138.2
دفاع	9.3	10.7	15.5	10.7
پاسپورٹ و دیگر فیس	11.9	16.3	37.1	16.3
خام تیل پر بجٹ	6.5	10.4	60.2	10.4
تیل و گیس پر رائلٹیز	42.4	61.8	45.7	61.8
ایم ٹی جی ری پٹرولیم لیوی	2.3	6.1	163.5	6.1
دیگر	225.4	112.5	-50.1	112.5
م	506.2	421.6	-16.7	421.6
۱۰ بشمول صوبائی نان ٹیکس محاصل				
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ				

¹⁰ حکومت نے سگریٹ کے مختلف برانڈز پر ایف ای ڈی میں رد و بدل کی جس کا نفاذ 18 ستمبر 2018ء سے ہوا۔

4.3 اخراجات

سودی ادائیگیوں اور دفاعی اخراجات کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران جاریہ اخراجات میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ تاہم، ترقیاتی اخراجات میں خاصی تخفیف سے اس کا اثر زائل ہو گیا۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی مالیاتی اخراجات کی نمو 8.0 فیصد تک محدود رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 16.0 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی اخراجات 12.6 فیصد درج کیے گئے تھے جو جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے 14.8 فیصد سے کم ہے (جدول 4.6)۔

جدول 4.6: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے

مطلق تبدیلی	جولائی تا مارچ		نوم فیصد میں		
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	
اخراجات جاریہ	4,075.4	4,798.4	723.0	13.0	17.7
وفاقی جس میں	2,653.3	3,180.9	527.6	8.8	19.9
سودی ادائیگیاں	1,172.8	1,459.2	286.4	7.2	24.4
(i) ملکی قرضے کی واپسی	1,071.4	1,276.8	205.4	6.1	19.2
(ii) بیرونی قرضے کی واپسی	101.4	182.4	81.0	19.9	79.9
دفاع	623.8	774.7	150.9	16.4	24.2
امن عامہ اور سلامتی	94.0	106.1	12.1	14.8	12.9
دیگر	762.7	131.2	-631.5	4.9	-82.8
صوبائی	1,422.1	1,617.4	195.3	22.0	13.7
ترقیاتی اخراجات	993.3	655.9	-337.4	23.6	-34.0
سرکاری شعبے میں ترقیاتی منصوبے	931.4	578.5	-352.9	24.7	-37.9
وفاقی	353.6	302.4	-51.2	9.1	-14.5
صوبائی	577.8	276.0	-301.8	36.7	-52.2
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	61.9	77.4	15.5	8.2	25.0
خالص قرض گاری	9.2	28.3	19.1	-126.9	207.6
مجموعی اخراجات	5,077.9	5,482.5	404.5	16.0	8.0

• شماریاتی تفرق شامل نہیں ہے

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

سودی ادائیگیوں میں اضافے کی وجہ قرضے کا بلند تر اسٹاک، شرح سود میں اضافہ، اور شرح مبادلہ میں کمی تھی۔ سہ ماہی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سودی اخراجات میں 582.5 ارب روپے کا ضخیم اضافہ درج کیا گیا جبکہ مالی سال

18ء کی تیسری سہ ماہی میں 421.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔¹¹ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے سودی ادائیگیاں 3.8 فیصد تک پہنچ گئیں جو 17 برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔ ملک میں سلامتی سے متعلق ضروریات کے بڑھنے سے دفاعی اخراجات میں بھی اضافہ ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران، 24.2 فیصد اضافے کے ساتھ دفاعی اخراجات بڑھ کر 774.7 ارب روپے ہو گئے۔¹²

تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران جاریہ اخراجات کے دیگر اجزا بھی بلند سطح پر رہے۔¹³ مثلاً جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں سودی ادائیگیوں کے علاوہ جاریہ اخراجات جی ڈی پی کا 8.8 فیصد تھے، جو مالی سال 02ء (جب سے سہ ماہی مالیاتی کھاتوں کے بارے میں معلومات دستیاب ہیں) سے اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سودی ادائیگیوں اور دفاعی اخراجات ان دونوں کے علاوہ جاریہ اخراجات جی ڈی پی کا 6.8 فیصد ہو گئے، جو مالی سال 02ء سے اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔

زائد جاریہ اخراجات کی بنا پر مالیاتی یکجائی کا بوجھ ترقیاتی اخراجات پر پڑا، جس کی عکاسی گزشتہ برس کے مقابلے میں سرکاری شعبے میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں رقوم کے اجرا میں کمی سے ہوتی ہے۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے تجزیہ شدہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ یہ کمی بنیادی طور پر کارپوریٹسز (این ایچ اے، این ٹی ڈی سی / پیپیکو)، خصوصی شعبوں، اور دیگر مخصوص پروگرامز کی رقوم میں کمی سے آئی۔ دوسری جانب وفاقی وزارتوں کے لیے سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی رقوم جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں بڑھ کر 173.9 ارب روپے ہو گئیں جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران یہ 138.9 ارب روپے تھیں۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

صوبائی محاصل کی پیداوار میں بھی نمایاں کمی درج کی گئی

صوبوں کی جانب سے بھی محاصل کی نمو میں نمایاں سست روی نظر آئی جن میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 1.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 24.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ایف بی آر کے محاصل کی وصولی میں سست روی کے باعث وفاقی محاصل میں صوبوں کے حصہ میں کمی دکھائی دی اور جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران اس میں 7.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی تا مارچ مالی

¹¹ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ملکی سرکاری قرضوں میں 1754.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ رقم 1224.8 ارب روپے تھی۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں حکومت نے 634.9 ارب روپے قرض لیے جو گزشتہ دو سہ ماہیوں کے مقابلے میں بلند ترین مقدار ہے۔

¹² جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران دفاعی اخراجات 2.0 فیصد پر پہنچ گئے ہیں جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران یہ 1.8 فیصد تھے۔

¹³ دیگر اہم اجزاء میں وظیفہ جاتی الاؤنسز اور پنشن، عطیات (صوبوں کے علاوہ)، دیگر عمومی سرکاری خدمات، امن عامہ و سلامتی کے معاملات، اقتصادی امور شامل ہیں۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

سال 18ء کے دوران 16.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ صوبوں کے اپنے حاصل کی وصولی بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں پست رہی، جو صوبائی سطح پر حاصل کی مجموعی نمویں سست روی بڑھانے کا باعث بنی (جدول 4.7)۔

جدول 4.7: صوبائی مالیاتی کارروائیاں (جولائی تا مارچ)					
ارب روپے					
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	گل	ممو
مالی سال 19ء					
1,046.4	598.1	355.6	198.2	2,198.3	1.5
866.6	441.9	290.4	180.3	1,779.1	7.9
167.5	133.6	41.1	10.8	353.0	-13.2
141.1	126.7	13.4	6.5	287.7	2.8
26.4	6.9	27.7	4.3	65.3	-48.4
12.3	22.6	24.1	7.1	66.1	-40.3
889.1	545.7	316.8	154.5	1,906.0	-5.2
769.8	466.4	252.3	141.6	1,630.0	13.8
119.3	79.3	64.5	12.9	276.0	-52.2
157.3	52.4	38.8	43.7	292.3	87.4
-172.5	-57.4	-16.7	-45.0	-291.6	52.6
مالی سال 18ء					
1,036.0	584.9	361.3	184.1	2,166.3	24.8
801.7	418.1	269.3	159.9	1,649.0	16.0
190.5	131.5	69.9	14.8	406.6	40.3
141.2	119.3	13.0	6.5	280.0	21.5
49.3	12.2	57.0	8.3	126.6	113.6
43.9	35.3	22.1	9.4	110.7	357.3
1,018.8	529.1	321.4	141.2	2,010.5	25.8
659.5	413.9	237.7	121.6	1,432.7	21.8
359.3	115.2	83.7	19.6	577.8	36.7
17.3	55.8	39.9	42.9	155.9	13.3
-62.8	-50.0	-24.5	-53.8	-191.0	-16.1
* مالکاری میں منفی علامت سے مراد فاضل ہیں					
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے					

صوبائی محاصل کے ذرائع کے تجزیہ شدہ اعداد و شمار نان ٹیکس محاصل میں خاصی کمی کا اظہار کرتے ہیں جن میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 48.4 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 113.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نان ٹیکس محاصل میں آنے والے اس زوال کی بڑی وجہ وفاقی حکومت کی جانب سے پن بجلی منصوبوں کے منافع کی منتقلی میں کمی تھی۔

ٹیکس محاصل کے ضمن میں، خدمات پر جزل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس)، جو صوبائی ٹیکس وصولی کے تقریباً 50 فیصد حصے پر مشتمل ہے، میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 142.3 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 149.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 19ء میں شعبہ خدمات کی جی ڈی پی میں سست نمو کو حالیہ مدت کے دوران ان نسبتاً پست محاصل کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔¹⁴ دیگر اہم جزا، جیسے اسٹیمپ ڈیوٹیاں اور موٹر گاڑیوں کے ٹیکس میں بھی جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران کچھ کمی نظر آئی۔ مثال کے طور پر، اسٹیمپ ڈیوٹیوں کی وصولی، جو صوبائی ٹیکس محاصل کے 15 فیصد حصے پر مشتمل ہے، اس میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں 11.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران اس میں 62.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ صوبوں کے لحاظ سے ٹیکس محاصل کا تجزیہ سندھ میں 6.5 فیصد کی نسبتاً بلند نمو ظاہر کرتا ہے جبکہ دیگر صوبوں میں ٹیکس کی وصولیاں کافی حد تک گزشتہ برس کی سطح پر ہی رہیں۔

صوبائی ترقیاتی اخراجات میں بھی بڑی کمی آئی

وفاقی مالیاتی کھاتوں کے رجحانات کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں صوبائی سطح پر بھی ترقیاتی اخراجات میں بڑی کمی درج کی گئی۔ خاص طور پر، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 52.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 36.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گو جاریہ اخراجات قائم رہے، تاہم، صوبوں میں ان میں معمولی سست روی دکھائی دی اور موجودہ مدت میں 13.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 21.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ چنانچہ، صوبائی سطح پر مجموعی مصارف میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں 5.2 فیصد کمی آئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران 25.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جاریہ اخراجات میں نمو کے لحاظ سے، پنجاب اور بلوچستان میں 16.8 فیصد کی بلند ترین نمو درج کی گئی، ان کے بعد سندھ میں 12.6 فیصد اور خیبر پختونخوا میں 6.0 فیصد نمو ہوئی۔ گو کہ تمام صوبوں میں ترقیاتی اخراجات میں کمی درج کی گئی تاہم پنجاب میں یہ زیادہ نمایاں (منفی 66.9 فیصد) تھی اس کے بعد بلوچستان (منفی 33.7 فیصد)، سندھ (منفی 31.4 فیصد) اور خیبر پختونخوا (منفی 23.5 فیصد) میں کمی آئی۔

¹⁴ عبوری اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 19ء میں شعبہ خدمات میں 4.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 18ء میں 6.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی اخراجات میں ترقیاتی اخراجات کا حصہ خیر پختونخوا میں سب سے زیادہ (20.2 فیصد) تھا اس کے بعد سندھ (14.5 فیصد)، پنجاب (13.4 فیصد) اور بلوچستان (8.4 فیصد) کا حصہ تھا۔¹⁵

نتیجتاً، ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی اور مصارف جاریہ کی نمو میں کچھ اعتدال کی وجہ سے صوبوں نے جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 291.6 ارب روپے کی ایک مشترکہ فاضل رقم حاصل کی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران 191.0 ارب روپے کی فاضل رقم حاصل کی گئی تھی۔ صوبوں کی حاصل کردہ فاضل رقم میں بالترتیب 172.5 ارب روپے اور 57.4 ارب روپے کے ساتھ پنجاب اور سندھ کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔

4.5 سرکاری قرضہ

آئی ایم ایف سے بات چیت کے دوران حکومت دوطرفہ اور کثیر فریقی ذرائع سے مناسب قرضے حاصل کرنے کے لیے کوششیں کرتی رہی، لہذا حکومت کو ملکی ذرائع سے بھی قرض لینا پڑا۔ ملکی قرضے کے حوالے سے، حالیہ زری سختی کے منظر نامے میں کمرشل بینکوں نے قرضے دینے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا اس لیے مرکزی بینک سے لیے جانے والے قرضے بڑھ گئے۔ بظاہر بیرونی قرضے میں 1.8 ٹریلین روپے اضافہ ہوا (جدول 4.8)۔ تاہم، یہ زیادہ اثر روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے ہوا کیونکہ مالکاری جز گزشتہ برس کی سطح پر تھا۔

جدول 4.8: پاکستان کے سرکاری قرضے						
ارب روپے						
بہاؤ			عرصے کے اختتام پر صورت حال			
مالی سال 19ء			جولائی تا مارچ		مارچ 19ء	
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	مئی 19ء	مئی 18ء	جون 18ء	مارچ 19ء
1,151.6	1,672.4	830.6	3,654.6	2,667.7	28,607.5	24,952.9
634.9	615.9	503.6	1,754.3	1,224.8	18,170.6	16,416.3
524.6	978.2	327.1	1,829.9	1,350.9	9,625.7	7,795.8
-7.8	78.3	-0.1	70.4	91.9	811.2	740.8
1,129.9	1,546.2	668.0	3,344.1	2,424.3	26,368.1	23,024.0
* حکومت کے مجموعی قرضے سے بینکاری نظام میں اس کی امانتیں منہا ہیں۔						
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن						

¹⁵ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ یعنی 35.3 فیصد تھا اس کے بعد سندھ (21.8 فیصد)، خیر پختونخوا (26.0 فیصد)، اور بلوچستان (13.9 فیصد) کا حصہ تھا۔

ملکی قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے 1.75 ٹریلین روپے کے اضافے سے مارچ 2019ء کے اختتام پر ملکی قرضہ 18.2 ٹریلین روپے تک جا پہنچا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.22 ٹریلین اضافہ ہوا تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی کمرشل بینکوں کو قرضے واپس کرنے کے لیے مرکزی بینک سے لیے گئے قرضوں پر بہت زیادہ انحصار کی عکاسی کرتی ہے (جدول 4.9 اور شکل 4.3)۔

ملکی قرضے کی بلحاظ عرصیت ہیئت ترکیبی بتاتی ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی تک بینکوں نے زیادہ تر سہ ماہی وثیقوں میں سرمایہ کاری کی، جو پالیسی شرح میں مزید اضافے کی توقعات کا ایک نتیجہ تھا۔ سہ ماہی کے علاوہ دیگر ایم ٹی بیز غیر متاثر کن رہے۔

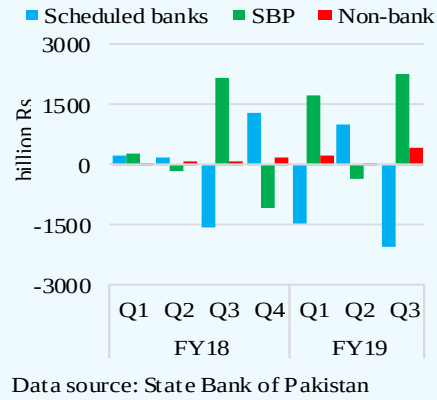
جدول 4.9: حکومت کے ملکی قرضے میں مطلق تبدیلی

ارب روپے

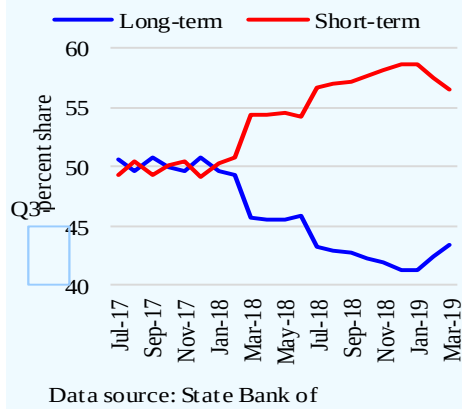
	جولائی تا مارچ			مالی سال 19ء		
	م 18ء	م 19ء	ملکی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	مالی سال 19ء
ملکی قرضہ	1,224.8	1,754.3	503.6	615.9	634.9	
مستقل قرضہ	-999.2	143.6	-290.2	12.8	421.0	
جس میں						
پی آئی بیز	-1,067.7	183.0	-332.3	22.5	492.8	
پرائز بانڈ	68.5	97.2	42.1	35.5	19.6	
رواں قرضہ	2,174.7	1,381.5	778.7	619.9	-17.1	
جس میں						
ایم ٹی بیز	-57.0	-2,265.1	-970.7	993.5	-2,287.9	
ایم آر ٹی بیز	2,231.7	3,646.6	1,749.5	-373.7	2,270.8	
غیر قرضہ	49.0	228.4	14.8	-17.4	230.9	
جس میں						
قومی بچت اسکیمیں	48.7	225.3	10.5	-15.1	229.9	
ایف سی لوز	0.4	0.8	0.1	0.6	0.1	

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

شکل 4.3: ملکی قرضے کے ذرائع



شکل 4.4: بلحاظ عرصیت ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی



تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

تاہم، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پی آئی بیز میں دلچسپی دیکھی گئی؛ پیش کش کیے گئے 1215.1 ارب روپے میں سے ایک تہائی سے زائد بولیاں قبول کر لی گئیں جن کی رقم 496.1 ارب روپے بنتی ہے۔ چنانچہ، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے لیے پی آئی بیز کا مجموعی حجم گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہا۔ یہ ایک مثبت پیش رفت تھی کیونکہ اس نے ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت کو بالخصوص تیسری سہ ماہی میں بہتر کر دیا (شکل 4.4)۔

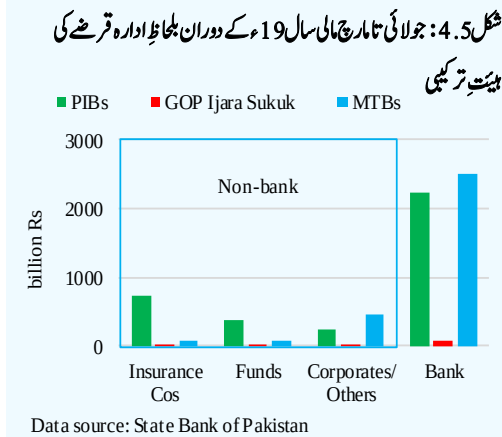
جدول 4.10: قومی بچت اسکیم کے تسکات سے ہونے والی خالص وصولیاں (جولائی تا مارچ)			
ارب روپے	م 18ء	م 19ء	مطلق تبدیلی
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی)	8.3	44.6	36.3
اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ایس سی)	-38.5	33.1	71.6
ریگولر انکم سرٹیفکیٹ (آر آئی سی)	1.9	102.9	100.9
بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ (بی ایس سی)	32.1	89.5	57.5
اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے)	27.5	-75.4	-102.9
سیونگ اکاؤنٹس	2.2	-1.1	-3.3
دیگر	15.3	31.7	16.5
کل	48.7	225.3	176.6

«علاوہ از قلیل مدتی سیونگ سرٹیفکیٹس
اعداد و شمار کا ماخذ: مرکزی محکمہ قومی بچت

بلند منافع کی وجہ سے قومی بچت اسکیموں کے حجم میں اضافہ ہوا

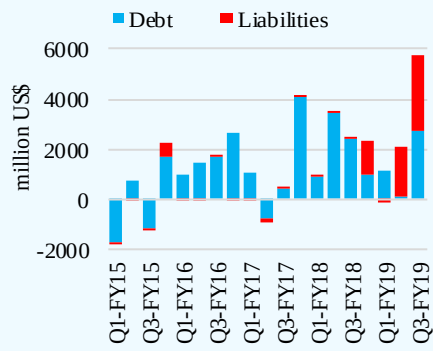
علاوہ ازیں، غیر فنڈ قرضے میں بھی مثبت پیش رفت نظر آئی، کیونکہ قومی بچت اسکیموں کی خالص وصولیاں بڑھ کر 225.3 ارب روپے ہو گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 48.7 ارب روپے کی خالص وصولیاں درج کی گئی تھیں (جدول 4.10)۔ بیشتر اضافہ صرف تیسری سہ ماہی میں نظر آیا جس میں سب سے بڑا حصہ ریگولر انکم سرٹیفکیٹس (آر آئی سیز) کا تھا اس کے بعد بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سیز) اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سیز) کا اہم حصہ تھا۔ اس کی وجہ ان وثیقہ جات (آلات) پر بلند شرحوں کی پیش کش تھی (بحوالہ باب 3)۔¹⁶ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سیونگ اور اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس رو بہ زوال نظر آئے۔

نان بینک قرضے میں اضافہ نظر آیا جو بیشتر بیمہ کمپنیوں کی پی آئی بیز پر مشتمل تھا۔ نان بینک شعبے میں ایم ٹی بیز کے حجم میں اضافہ ہوا جو بنیادی طور پر کارپوریٹ شعبے کی طرف سے تھا (شکل 4.5)۔



¹⁶ مرکزی محکمہ قومی بچت (سی ڈی این ایس) نے این ایس ایس کے تحت سیونگ کے آلات پر منافع کی شرح میں اضافہ کر دیا جس کا اطلاق جنوری 2019ء سے ہوا۔ مزید تفصیلات کے لیے وزٹ کیجیے: savings.gov.pk/revised-rates-notification/

شکل 4.6: بیرونی سرکاری قرضے اور واجبات میں تبدیلی



Data source: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بیرونی سرکاری قرضے اور واجبات (ای ڈی ایل) میں 8.9 ارب ڈالر اضافہ ہوا جو مارچ 2019ء کے اختتام پر 84.2 ارب ڈالر کی سطح پر پہنچ گئے (جدول 4.11)۔ خاص طور پر قرضے اور واجبات دونوں میں تبدیلیوں کی وجہ سے تیسری سہ ماہی کے دوران 5.8 ارب ڈالر کا خالص اضافہ دیکھا گیا جو گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ای ڈی ایل کا بلند ترین سہ ماہی اضافہ ہے (شکل 4.6)۔

جدول 4.11: سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

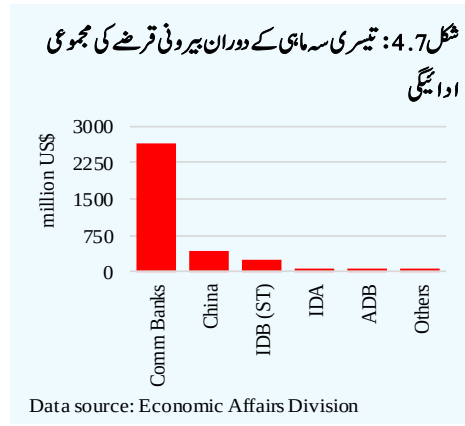
ارب امریکی ڈالر

بہاؤ	ذخیرہ		جولائی تا مارچ		عرصے کا اختتام		
	مالی سال 19ء	مئی سہ ماہی	مئی سہ ماہی	مئی سہ ماہی	مارچ 19ء	جون 18ء	
سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات (i + ii + iii)	5.8	2.1	1.0	8.9	6.9	84.2	75.4
سرکاری بیرونی قرضے (i + ii)	2.7	0.1	1.0	3.9	6.7	74.2	70.2
I سرکاری قرضہ	2.8	0.2	1.2	4.3	6.5	68.4	64.1
جس میں:							
پیرس کلب	-0.1	-0.1	-0.1	-0.4	0.4	11.3	11.6
کثیر فریقی	-0.3	0.1	-0.5	-0.7	0.8	27.4	28.1
دیگر دو طرفہ	1.1	0.5	2.2	3.8	1.4	12.5	8.7
یورو / سکوک بانڈز	0.0	0.0	0.0	0.0	2.5	7.3	7.3
کمرشل قرضے (ایل ڈی)	2.1	0.0	0.0	2.1	0.7	8.9	6.8
قلیل مدتی	0.1	-0.3	-0.3	-0.5	0.8	1.1	1.6
ii) آئی ایم ایف سے قرضہ	-0.1	-0.1	-0.1	-0.3	0.2	5.8	6.1
iii) نذر مبادلہ واجبات	3.1	2.0	-0.1	4.9	0.2	10.1	5.1

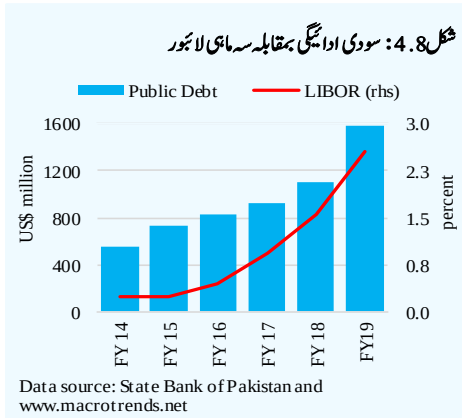
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن

گوکہ قرضے کی بلند قسطوں اور باز قدر پیمائی فائدے سے سرکاری قرضے میں کمی (ڈالر کے لحاظ سے) میں مثبت طور پر مدد ملی، تاہم قرضوں کی خاصی مقدار میں ادائیگی کے نتیجے میں بیرونی قرضے میں تقریباً 12 فیصد نمو ہوئی۔ مطلق لحاظ سے، زیر جائزہ عرصے میں باز قدر پیمائی تبدیلیوں اور قرضے کی بلند اقساط دونوں ہی کا مشترکہ اثر تقریباً 800 ملین ڈالر تھا۔ خاص طور پر، امریکی ڈالر کے مقابلے میں اہم قرض

گیری کرنسیوں کی قدر میں کمی باز قدر پیمائی فوائد کی وجہ تھی۔ سرکاری اور سرکاری طور پر ضمانت یافتہ قرضے میں 34.3 فیصد حصے کے ساتھ قرضے میں تین کرنسیوں (ایس ڈی آر، یورو اور چینی یو آن) کا غالب حصہ ہے، جو جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران دیکھی گئی 92 فیصد باز قدر پیمائی تبدیلیوں کی وجہ بنیں۔¹⁷



قرض گیری کا انداز کمرشل قرضوں کی جانب مائل رہا غیر ملکی کمرشل بینکوں کے 2.6 ارب ڈالر کی وجہ سے بیرونی قرضے کی فراہمی میں اضافہ ہوا (شکل 4.7)۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے مرکزی بینکوں کی جانب سے 3 ارب ڈالر کے ڈپازٹس کی وجہ سے بیرونی قرضوں میں اضافہ ہو گیا۔ کمرشل بینکوں سے ملنے والی رقوم میزانیہ اعانت کے لیے تھیں، جبکہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب نے توازن ادائیگی میں مدد کے لیے قرضے دیے۔ سرکاری قرضے کے لحاظ سے مجموعی قرضوں میں منصوبہ جاتی امداد صرف ایک تہائی تھی جو ملک میں انفراسٹرکچر کی تیاری کے لیے چین کی جانب سے دی گئی۔ اس کے برعکس، زیر جائزہ مدت میں کثیر فریقی ڈونرز کو خالص قرضے واپس کیے گئے۔ تاہم، آئی ایم ایف کے پروگرام کے آغاز سے امکان ہے کہ یہ قرضے بحال ہو جائیں گے جو قرض واپسی کی لاگت کے لحاظ سے خوش آئند ہے، کیونکہ یہ قرضے اپنی نوعیت میں طویل مدتی اور رعایتی ہیں۔



بیرونی قرضوں کی واپسی میں اضافہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں بیرونی قرضوں کی واپسی 1.1 ارب ڈالر کی واپسی کے ساتھ 4.3 ارب ڈالر ہو گئی (جدول 4.12)۔ اس دوران قرضے کی بلند اقساط اور سودی ادائیگیوں دونوں کی وجہ سے یہ اضافہ ہوا۔ سرکاری قرضے میں تقریباً نصف واپسی کثیر فریقی ڈونرز کو کی گئی۔ مزید برآں، کمرشل قرض گاروں اور آئی ایم ایف کے ای ایف ایف قرضوں کی واپسی میں اس عرصے میں نمایاں اضافہ ہوا۔

¹⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں ڈالر کے مقابلے میں یورو کی قدر میں 3.6 فیصد کمی آئی، جبکہ ایس ڈی آر اور چینی یو آن دونوں کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 1.3 فیصد گھٹ گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 473.4 ملین ڈالر اضافے سے سودی ادائیگیاں بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر ہو گئیں۔ حالیہ بیرونی قرض گیری رجحانات کے مطابق گذشتہ چند برسوں کے دوران سودی ادائیگیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ بالخصوص، اس مدت میں کمرشل قرض گاروں اور دو طرفہ ڈونرز کو کی گئیں سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہو گیا۔ حالیہ برسوں میں بلند سودی ادائیگیوں کا سبب بیرونی قرضے کے بلند ذخائر کے ساتھ نشانہ شرح (یعنی لائبر) میں اضافہ تھا (شکل 4.8)۔

قرضے کی پائیداری کے لحاظ سے، ملک کی قرض واپس کرنے کی استعداد کمزور پڑی، کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران واپسی قرض اور مبادلہ آمدنی کی شرح بڑھ کر 14.0 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 9.7 فیصد تھی۔ اسی طرح، سرکاری بیرونی قرضے اور زر مبادلہ کے ذخائر کی شرح کے لحاظ سے پیمائش کردہ قرضے کی برداشت کی استعداد بگڑ کر 4.8 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.1 فیصد تھی۔

جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی (جولائی تا مارچ)			
ملین امریکی ڈالر			
تبدیلی	م 18ء	م 19ء	تبدیلی
اصل رقم (طویل مدتی)			
I۔ حکومتی قرضہ جس میں	2,045.0	2,511.9	466.9
بیس کلب	321.4	338.9	17.5
کثیر الفریق	1,069.6	1,123.3	53.7
دیگر دو طرفہ	170.1	304.7	134.6
کمرشل قرضے	463.9	745.0	281.1
ii۔ آئی ایم ایف	43.6	250.5	206.9
iii۔ بیرونی واجبات	0	0.0	0.0
I۔ کل (i + ii + iii)	2,088.5	2,762.4	673.9
سود			
I۔ حکومتی قرضہ جس میں	997.6	1,361.3	363.7
بیس کلب	128.2	121.7	-6.5
کثیر الفریق	273	333.0	60.0
دیگر دو طرفہ	190.6	297.0	106.4
یورو / صکوک بانڈز	171.9	284.2	112.3
کمرشل قرضے	155.2	275.5	120.3
ii۔ آئی ایم ایف	94.6	108.2	13.6
iii۔ بیرونی واجبات	16.3	112.4	96.1
II۔ کل (i + ii + iii)	1,108.50	1,581.9	473.4
کل مجموعہ (I + II)	3,197.0	4,344.3	1,147.3

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک